فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

وفد ۲ (جناب حافظ روشن علی صاحب ۔ مولوی عبد الغفور صاحب ۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری) اور وفد ۳ (حافظ جمال احمد صاحب و مولوی اللہ دتا صاحب) ۱۰ ستمبر کو قادیان سے روانہ ہو گئے ۔

جلسہ امرتسر پر علاوہ اراکین وفد ۲ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوت و تبلیغ ۔ جناب میر قاسم علی صاحب ۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب ۔ مولوی ظفر اسلام صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں ۔

جلسہ ڈلہوزی کے لئے جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری اور قاسم علی خان صاحب قادیانی قادیان سے ڈلہوزی تشریف لے گئے ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ قادیان موسمی تعطیلات کے بعد ۱۸ ستمبر کو کھل جائینگے ۔ طلباء کو وقت پر حاضر ہو جانا چاہیئے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ڈلہوزی میں

حضرت صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ اور تمام خاندان میں خیریت ہے سوائے اس کے کہ حرم ثانی کو خفیف بخار بوقت شام ہو جاتا ہے ۔ ان کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے ۔

خاکسار حشمت اللہ ۹/۹/۲۶

ضروری اعلان

اسوقت صیغہ دعوۃ و تبلیغ کے تمام مبلغین پروگرام شائع شدہ اخبار الفضل مجریہ ۳۰ جولائی کے مطابق دوروں پر ہیں ۔ مرکز میں کوئی مبلغ نہیں ہے ۔ لہذا احباب کوئی مباحثہ یا جلسہ علاوہ شائع شدہ پروگرام کے مقرر نہ کریں ۔ اور نہ ہی دفتر میں مبلغین کے لئے درخواستیں ارسال فرمائیں ۔ جب تک پروگرام ختم نہ ہو جائے والسلام ۔

فتح محمد سیال ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ قادیان

انبالہ میں تبلیغ احمدیت

سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔ وفد تبلیغ یہاں پہنچا۔ اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ احمدی مشنری ویسٹ افریقہ و لنڈن اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے پانچ کامیاب لیکچر دئے۔ جنمیں سے ہر ایک میں حاضرین کی تعداد اچھی خاصی ہوتی رہی۔ مولانا نیرؔ صاحب نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم دونوں قوموں کو صلح و اتفاق سے رہنا چاہیئے۔ ہر ایک مقدس کتاب اور تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت و توقیر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ بجائے اس کے کہ دوسرے کے مذہب کے نقائص اور عیوب کو سینہ فگار انداز میں بیان کیا جائے۔ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور دوسروں کے مذہب پر حملہ کرنے سے پورے طور پر احتراز کیا جائے ؎

سہارنپور میں تبلیغ احمدیت

میاں عبدالعزیز صاحب سہارنپور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔ وفد تبلیغ ۸ ستمبر ۱۹۲۶ء کو یہاں وارد ہوا۔ جناب نیر صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے باوجود مخالفین کے جلسہ روکنے اور لوگوں کو اس میں آنے سے باز رکھنے کی سرتوڑ کوششوں کے دو دن نہایت کامیاب لیکچر دئے۔ جناب مولانا نیر صاحب نے اسلامیہ ہائی سکول کے صحن میں ایک خاص لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن دیا۔ جو نہایت توجہ سے سنا گیا۔ جناب نیاز محمد صاحب وکیل و سکرٹری انجمن اسلامیہ نے جناب نیر صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا۔ اور احمدی جماعت کی اس جدوجہد کے لئے ازحد توصیف کی۔ جو کیا اندرون ہند اور کیا بیرون ہند وہ اعلائے کلمۃ الحق کر رہی ہے۔ اہالیان پولیس کے بھی ہم ممنون احسان ہیں۔ کہ انہوں نے امن قائم رکھنے کے لئے پوری کوشش کی ؎

جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

مجلس معتمدین و مقامی مجلس شوریٰ کا اظہار افسوس

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ریزولیوشن نمبر ۱۸۱ منعقدہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء مجلس معتمدین متعلقہ اظہار غم بر وفات جناب چوہدری حاجی نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ ناظر اعلیٰ مجلس معتمدین قادیان دارالامان ؎

رپورٹ قائمقام ناظر اعلیٰ کہ جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا ۲۔۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کی درمیانی رات کو انتقال ہو گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب موصوف مجلس معتمدین کے ناظر اعلیٰ تھے۔ ضروری ہے کہ مجلس کی طرف سے ان کی وفات پر اظہار رنج و غم اور آپ کے ورثا سے تعزیت کا ریزولیوشن پاس کیا جائے ؎

مجلس میں پیش ہو کر پاس ہوا کہ:۔

مجلس معتمدین حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور مرحوم و مغفور کے پسماندگان کے ساتھ اس حادثہ جانکاہ کے سبب رنج و غم میں اظہار شرکت و دلی ہمدردی کرتی ہے۔ چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمات سلسلہ جو باوجود پیرانہ سالی اور امراض کے وہ بحیثیت ناظر اعلیٰ بجالاتے رہے ہیں۔ ایسی ہیں۔ کہ انکی وفات کو یہ مجلس ایک قومی صدمہ سمجھتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے صاحبزادگان کو اپنے والد بزرگوار سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

۲۔ نقل ریزولیوشن بخدمت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا خلف اکبر چوہدری صاحب مرحوم و مغفور و تمام اخبارات سلسلہ و دیگر اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجی جائے۔

خاکسار شیر علی، قائمقام ناظر اعلیٰ۔ قادیان

اخبار احمدیہ

ایک احمدی بھائی کی امداد

حافظ کرم الٰہی صاحب ساکن گولیکی ضلع گوجرانوالہ جو آنکھوں سے نابینا ہیں۔ علمی قابلیت قرآن کریم باترجمہ جانتے ہیں۔ علم صرف و نحو شرح جامی تک اور علم منطق قطبی سلم تک۔ اور معانی مختصر المعانی اور احمدیہ لٹریچر اور سلسلہ احمدیہ سے بخوبی واقف ہیں۔ ابتدائی علم ادب عربی بھی جانتے ہیں۔ اس قابلیت کے آدمی کی اگر کسی انجمن یا شخص کو ضرورت ہو۔ تو دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ محمد صادق ناظر امور عامہ

ضرورت ہے

ضلع گورداسپور کے ایک گورنمنٹ ہائی سکول کے لئے ایک مولوی فاضل ٹرینڈ یا ان ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پینتالیس روپیہ ماہوار ہوگی۔ یہ جگہ فی الحال عارضی چھ ماہ کے لئے ہوگی۔ پھر کبھی مستقل ہو جائے۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواست معہ تصدیق چال چلن سکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ محمد صادق ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

صیغہ امور عامہ یا امور خارجیہ کے ایسے کاموں کے لئے جو جماعتوں کے ذمہ دار کارکنوں یا حکام کے ذریعہ کرائے جاتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ پہلے مقامی جماعتوں کے سکرٹری امور عامہ یا امور خارجیہ یا امیر جماعت مقامی کے ذریعہ کوشش کیا کریں۔ اگر ان کی مقامی طور پر کوشش کارگر نہ ہو۔ یا وہ کام نہ کر سکتے ہوں یا مرکز کے صیغہ امور عامہ یا امور خارجیہ کی مداخلت کی ضرورت ہو۔ تب بھی احباب کو چاہیئے۔ کہ ایسے امور کے متعلق براہ راست نظارت ہذا میں لکھنے کی بجائے کارکنان مقامی جماعت میں سکرٹری امور عامہ یا امور خارجیہ یا امیر جماعت کے توسل سے دفتر ہذا میں چٹھیات وغیرہ بھجوایا کریں۔ تاکہ دفتر ہذا کو یہاں سے کارکنان مقامی کی تصدیق یا کیفیت کے لئے ایسے امور واپس جماعتوں میں نہ بھیجنے پڑا کریں۔ اور خواہ مخواہ دیر لگنے کی وجہ سے صیغہ ہذا کے متعلق احباب کو شکوہ پیدا نہ ہو۔ والسلام

محمد صادق۔ ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ کمپنی ٹیریٹوریل فوج

ٹیریٹوریل کی احمدیہ کمپنی میں نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے واسطے میجر صاحب بہادر ۲۶ ستمبر ۱۹۲۶ء کو قادیان تشریف لائینگے۔ ہر ایک انجمن کے سکرٹری اور امیر صاحبان سے عرض ہے کہ اپنے ہاں سے تندرست قیمتی نوجوانوں کو اس احمدی فوج میں بھرتی کے واسطے تیار کر رکھیں۔ جو ۲۴ یا ۲۵ ستمبر کو ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ آمد و رفت کا خرچ یہاں پر دیا جائیگا۔ اگر صاحب بہادر ان کو پسند کر کے بھرتی کر لیں گے۔ تو پھر ماہ جنوری میں جالندھر چھاؤنی میں پہلی دفعہ ڈیڑھ ماہ اور آئندہ سال ایک ماہ قواعد سیکھنی ہوگی۔ اس وقت کی تنخواہ ملیگی۔ اور وردی سرکاری ہوگی۔ اچھا کام کرنے والوں کی سفارش کر کے جلد ترقی کرا دی جائیگی۔ بھرتی ہونے والے جوان ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم عمر کے ہونے چاہیئیں ؎ محمد صادق۔ ناظر امور خارجیہ۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ سالانہ

۱۶ و ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کو قرار پایا ہے قادیان سے علمائے کرام تشریف لائینگے۔ گرد و نواح کے احباب بھی جلسہ کی رونق اور ثواب کے لئے تشریف لائیں۔

خاکسار صاحب دین سکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ

اعلان نکاح

سید مقصود علی شاہ صاحب احمدی خلف ڈاکٹر فیض علی شاہ صاحب جالی ساڈھورہ کا نکاح مسماۃ آمنہ بیگم دختر

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۱۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء

"زمیندار" کا اعتراف جرم یا معافی

۲۷ر اگست کے "الفضل" میں ہم نے ایک مختصر سا نوٹ اخبار "زمیندار" کے متعلق لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے سٹاف کی دیرینہ گو سفندانہ روش کا ظہور حال میں پھر ہوا ہے۔ جبکہ "زمیندار" پر فحش اشتہار کی اشاعت کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور ایڈیٹر صاحب "زمیندار" نے نہایت عاجزی سے معافی کی درخواست دیدی ۔

اس بات کا ذکر کرنے کی ہمیں صرف اس لئے ضرورت پیش آئی ۔ کہ "زمیندار" جہاں آئے دن جماعت احمدیہ کے متعلق گورنمنٹ اور حکام کی خوشامد کا بے جا الزام لگاکر اپنی بیہودہ سرائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے ۔ وہاں عوام کو گورنمنٹ سے متنفر کرنے اور اس کی اطاعت سے برگشتہ کرکے مصائب میں پھنسانے کے لئے بھی کوشش کرتا رہتا ہے ۔ مگر اس کی اپنی حالت یہ ہے کہ جب بھی گورنمنٹ نے اس پر ہاتھ ڈالا ۔ جب ہی وہ ناک رگڑنے معافی مانگنے اور اقرار نامہ لکھ کر دینے کے لئے تیار ہو گیا ۔

معلوم نہیں ہمارے اس چند سطور کے نوٹ میں کیا اثر تھا کہ "زمیندار" جو ہمارے بڑے بڑے مضامین پر کسی قسم کی چون و چرا نہ کرتا تھا ۔ اس پر بول اٹھا ۔ اور اپنی صفائی پیش کرنے لگا ۔ لیکن صفائی کیا ہے ۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کی پوری پوری تصدیق ہے ۔ جیسا کہ ذیل کی چند سطور سے ظاہر ہے ۔

"زمیندار" اپنے یکم ستمبر ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں "اعتراف جرم یا معافی" کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"الفضل کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ کشادہ دلی کے ساتھ اپنے قصور کا اعتراف کر لینا معافی مانگنے کا مرادف نہیں ۔ اور ہمارا اعتراف قصور اس لئے نہ تھا کہ ہم سزا سے بچ جائیں ۔ کیا الفضل کا خیال تھا ۔ کہ ہم قابل اعتراض اشتہار کو محض اس بنا پر قابل اعتراض کہنے سے انکار کر دیتے ۔ کہ وہ زمیندار میں شائع ہوا ۔ الفضل بھی اس امر کو جانتا ہے ۔ اور ہم بھی جانتے ہیں کہ اس مقدمہ میں زمیندار کے عملہ کو پھانسی پر نہیں لٹکایا جا سکتا تھا ۔ اس لئے ہمارے اعتراف جرم کو تعزیر سے خائف ہونے کی کمزوری پر محمول کرنا کچھ قادیان والوں ہی کی عقل کا کام ہے ۔ الفضل کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ "زمیندار" کا عملہ جس طرح اعلاء حق کرنے میں بے باک ہے ۔ اسی طرح وہ اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے اور اپنے قصور کی سزا بھگتنے کے لئے بھی آمادہ و مستعد ہے ۔ اور الفضل اس اعتراف جرم کو معافی کا نام دیکر زمیندار اور اس کے عملہ پر خوشامدی ہونے کا الزام لگانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ۔"

ان سطور میں "زمیندار" نے "الفضل" کو بہت کچھ بتانے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن ہمیں یہ افسوس کہنا پڑتا ہے ۔ کہ "زمیندار" کا اپنا ہی طریق عمل کسی ایک بات کو بھی صحیح ماننے کی اجازت نہیں دیتا ۔

اعتراف قصور بہت ہی اعلیٰ فعل ہے ۔ لیکن اگر سزا کے ڈر سے اپنی بزدلی اور کم ہمتی کا پردہ پوش بنایا جائے ۔ تو یہ نہایت ہی کمینگی ہے ۔ ہم "زمیندار" کی یہ بات ضرور تسلیم کر لیتے ۔ کہ اس نے تعزیر سے خائف ہو کر نہیں ۔ بلکہ اعتراف جرم کی شرافت آموز صفت کے ماتحت عدالت میں معافی مانگی ۔ اگر اس کا آج تک کا طرز عمل بھی اس کی تصدیق کرتا ۔ "زمیندار" میں آئے دن ایسی باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں ۔ جو سراسر جھوٹ اور کذب ہوتی ہیں اور جو دیانت اور شرافت کے ہی خلاف نہیں ہوتیں بلکہ شریعت حقہ کی بھی تذلیل کرتی ہیں ۔ مگر کبھی "زمیندار" نے ان کے متعلق "اعتراف جرم" نہ کیا ۔ اور نہ ان کی اصلاح کی ۔ ہاں "اعتراف جرم" کیا ۔ تو اس حکومت کی عدالت میں جس کے قوانین کی پابندی کرنا "زمیندار" کے نزدیک خلاف اسلام ہے ۔ اور "اخلاق اور فرض شناسی کا اقتضا" اگر یاد آیا تو اس مجسٹریٹ کے سامنے جو جیل خانہ میں بھیجنے کی مقدرت رکھتا تھا ۔ ہم پوچھتے ہیں ۔ اگر بالفاظ "زمیندار" اخلاق اور فرض شناسی کا اقتضا یہی تھا ۔ کہ وہ اپنی غلطی کا کشادہ پیشانی کے ساتھ اعتراف کر لیتا ۔ تو آج تک عدالت کے باہر اور مجسٹریٹ کے سامنے سے ہٹ کر اس نے کتنی دفعہ اخلاق اور فرض شناسی کے اس اقتضاء سے کام لیا ہے ۔ اگر کبھی ایک دفعہ بھی نہیں ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ اس کی پیشانی کو کشادہ کرنے کا باعث کوئی اخلاقی قوت نہ تھی ۔ بلکہ مجسٹریٹ کا عدالتی ڈنڈا تھا ۔

مثال کے طور پر ہم ذیل میں ایک آدھ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں ۔ جس میں "زمیندار" نے اخلاقی اور شرعی لحاظ سے بہت بڑا جرم کیا ۔ مگر باوجود اس کی طرف توجہ دلانے کے اسے "اعتراف جرم" کا خیال بھی نہ آیا ۔

"زمیندار" نے اپنے ۲۵ر جون کے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب پر تنقید کرتے ہوئے حضور کی طرف وہ الفاظ منسوب کئے ۔ جو نہ صرف حضور کے نہ تھے ۔ بلکہ اسی خط میں حضور نے نہایت تفصیل کے ساتھ ان کی تردید بھی فرمائی تھی ۔ "زمیندار" کا یہ بہت بڑا جرم تھا اور ہم نے اس طرف اس کی توجہ بھی مبذول کرائی ۔ مگر اس نے قطعاً اپنے جرم کا اعتراف نہ کیا ۔ اور نہ اس کی اصلاح کی ۔ کیوں ؟ محض اس لئے کہ کسی مجسٹریٹ نے یہ سوال نہیں اٹھایا تھا ۔ کوئی تعزیر کا ڈنڈا سامنے نہ تھا ۔ اور کوئی جیل خانہ کا رستہ بتانے والا نظر نہ آتا تھا ۔

اسی طرح "زمیندار" نے ۲۵ر جولائی کے پرچہ میں ایک ایسا اشتہار شائع کیا ۔ جس میں قرآن کریم کی سخت بے ادبی کی گئی یعنی قوت باہ کی گولیوں پر کلام الٰہی کا عمل کرنے کا اعلان کیا گیا ۔ اس کے متعلق بھی ہم نے ۲۷ر اگست کے الفضل میں ایک نوٹ لکھا ۔ لیکن آج تک "زمیندار" کو اس بارے میں اعتراف جرم کی توفیق نہ ملی ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ عدالت نے اس کی بنا پر مقدمہ نہیں چلایا تھا ۔ کسی مجسٹریٹ کے نزدیک یہ جرم نہ تھا ۔ اور یہ گورنمنٹ انگریزی کی تعزیر کے نیچے نہ آتا تھا ۔ ورنہ کیا وجہ ہو سکتی ہے ۔ کہ "زمیندار" نے اس جرم اور قصور کا اعتراف نہ کیا ۔ کیا ایک مشہور مذہبی جماعت کے امام کی طرف ایک غلط اور محض غلط امر منسوب کرنا جرم نہیں ۔ کیا ایک مذہبی پیشوا کا ایسا عقیدہ بتانا جو اس کا نہیں ۔ اور جس کی اس نے تردید کی ہو ۔ شرعی قصور نہیں ۔ اسی طرح کیا قرآن کریم کی آیات کو عیاشی کی دوائیوں پر استعمال کرنے کا اعلان کلام الٰہی کی بے حد بے ادبی اور شرعاً گناہ نہیں ۔ اگر ہے ۔ اور یقیناً ہے تو کیا "زمیندار" بتا سکتا ہے ۔ کہ اس جرم اور قصور کا اس نے کب اعتراف کیا ۔ کیا اسی طریق عمل سے وہ ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے ۔ کہ زمیندار اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے اور اپنے قصور کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہتا ہے ۔ بے شک تیار رہتا ہے ۔ مگر مجسٹریٹ کے سامنے اور پولیس کے نرغہ میں اور جیل خانہ کی کوٹھڑی میں ۔ ایسی صورت میں کون عقلمند ہے ۔ جو ہمارا ہمنوا ہو کر یہ نہ کہے گا ۔ کہ یہ صد درجہ کی بزدلی اور شرافت و انسانیت کے نام کو بٹہ لگانے والی حرکت ہے ۔

مقدس مذہبی یادگاروں کی بے حرمتی

زندہ اور ترقی کرنے والی قومیں اپنے بزرگوں اور قومی کام کرنے والوں کی عزت و توقیر نہ صرف ان کی زندگی میں کرتی ہیں ۔ بلکہ ان کے مرنے کے بعد بھی ان کی یاد تازہ رکھنے ان کے کارناموں سے اپنی آیندہ نسلوں میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے اور ان کے نمونہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف طریق اختیار کرتی ہیں ۔

حال ہی میں ولایت کا ایک تار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ قریباً تین سو آدمیوں کی ایک جماعت جس میں وہ سپاہی جو گیلی پولی کی لڑائی میں لڑے تھے۔ اور ان سپاہیوں کے رشتہ دار جو اس جنگ میں کام آئے۔ جزیرہ نمائے مذکور کی زیارت کے لئے ۲۵ اگست لنڈن سے روانہ ہوئے جو اپنے ساتھ اسی ہزار کے قریب ہار قبروں پر چڑھانے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ وہ ایک ہار اس جگہ سمندر میں ڈالینگے۔ جہاں بہت سے ملاح غرق ہوئے تھے۔

ایک طرف اس خبر کو رکھو۔ اور دوسری طرف ان خبروں کو جو حجاز کے مقدس اور متبرک مقامات کے متعلق پے در پے آ رہی ہیں۔ اور جن کے صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ مقدس تاریخی مقامات کی یہاں تک بیحرمتی کیگئی کہ نہ صرف ان کو توڑ پھوڑ دیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جائے ولادت تک کی سخت بے ادبی کی جا رہی ہے جو مسلمانوں کی شرمناک حالت کا آئینہ ہے۔ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی کسی یادگار کی بے ادبی اور خرابی روا رکھتے ہیں یا اسپر دکھ محسوس نہیں کرتے وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کے لئے دنیا میں سوائے ذلت اور رسوائی کی زندگی کے اور کچھ نہیں ؎

گوردوارہ ننکانہ کے اسسٹنٹ منیجر کا شرمناک فعل

سکھوں نے گوردواروں کو مہنتوں کے قبضہ و اقتدار سے نکالکر اپنے انتظام میں لانے کی سب سے بڑی وجہ یہ پیش کی تھی۔ کہ مہنتوں کا چال چلن اچھا نہیں۔ اور وہ مختلف قسم کی خرابیوں اور بد چلنیوں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ ننکانہ صاحب کے مہنت پر اسی قسم کا الزام لگایا گیا تھا اور پھر گوردوارہ پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جس سے وہ المناک حادثہ رونما ہوا۔ جس میں متعدد سکھ قتل ہوئے۔ اور زندہ جلا دئے گئے۔ لیکن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا ایک تازہ اعلان پڑھکر سخت افسوس ہوا۔ کہ اسی ننکانہ صاحب کے گوردوارہ جنم استھان کا اسسٹنٹ منیجر گوردیال سنگھ ایک مسلمان عورت کو اغوا کر کے کہیں لے گیا ہے۔ اگرچہ پربندھک کمیٹی نے اسکو موقوف کر دیا ہے۔ لیکن اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ گوردواروں کے نئے انتظام سے بھی خطرات کا پورے طور پر انسداد نہیں ہو گیا ؎

ذمہ وار سکھ اصحاب کو اس قسم کے واقعات کے تدارک کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جو ان کی قوم کے لئے سخت بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں غصہ اور رنج کے جذبات پیدا کر رہے ہیں ؎

ہندو مسلم فسادات

سر الیگزنڈر مڈیمن ہوم ممبر گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ کی طرف سے ہندو مسلم فسادات کے نقصانات کے متعلق جو بیان ممبران اسمبلی کے سامنے دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تین سال کے اندر ۱۷ مقامات پر ہندو مسلمانوں کے فسادات واقع ہوئے۔ جن کی وجہ سے قریباً تین ہزار آدمیوں کو شدید و خفیف زخم پہنچے۔ ۲۶۰ انسان قتل ہوئے۔ اور ان کے علاوہ جو مالی نقصان فریقین کو اٹھانے پڑے۔ ان کے صحیح اعداد مرتب نہیں کئے جا سکے۔

ان نقصانات کا باعث عوام سمجھے جاتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو قتل کرتے اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو لیڈر کہلاتے ہیں۔ اور اب تو یہ بات صاف طور پر تسلیم کی جا رہی ہے۔ کہ ہندو مسلم لیڈر ہی فسادات کا موجب ہیں۔ چنانچہ اخبار زمیندار (۲۸ اگست) لکھتا ہے :-

"ہمارے محترم رہنما چار پانچ سال کی مسلسل تگ و دو اور بیش بہا زبانیوں سے پڑھے لکھے ہندوستانیوں کی ذہنیت نہ بدل سکے۔ اور ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں قید ہونیوالے اتحاد کی دعوتیں دیکر جیل خانوں میں جانیوالے آج ہندوؤں اور مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں"

ان حالات میں جہاں ہم عدم تعاون کی مہم میں ناکام شدہ لیڈروں سے یہ گذارش کرینگے۔ کہ قوم اور ملک پر رحم فرمائیں۔ وہاں پبلک سے بھی درخواست کرینگے۔ کہ وہ آئے دن کے لڑائی جھگڑوں سے اپنے امن و اطمینان کو ضائع نہ کرے ؎

"تنظیم" اور گورنمنٹ انگریزی

معاصر "تنظیم" نے کسی خاص ترنگ میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ہندو مسلم اتحاد کی تجاویز میں سے اس تجویز پر کہ انگریزوں کو بھی ہندوستان کا ایک جزو سمجھنا اور اتحاد میں شامل کرنا چاہیئے۔ یہ تو لکھ دیا کہ :-

"کیا گورنمنٹ انگریزی اور غلامی دو مترادف الفاظ نہیں کیا میل اور گرد و غبار یا خون اور نجاست کے دھبے کسی کپڑے کا جزو بدن ہو سکتے ہیں۔ کیا تپ دق، طاعون اور دوسری امراض کسی مریض کی صحت جسمانی کا جزو قرار پا سکتی ہیں"

لیکن جلدی ہی سمجھ آگئی۔ کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہوا۔ اور پھر ان الفاظ کی عجیب و غریب تاویل ہونے لگی "تنظیم" کی مندرجہ بالا سطور کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جو نسبت کپڑے سے میل۔ گرد و غبار خون اور نجاست کے دھبوں کو ہے وہی نسبت ہندو مسلم اتحاد سے انگریزوں کو ہے۔ اسی طرح ایک مریض کی صحت جسمانی کے لئے جس قدر مضر تپ دق، طاعون اور دوسری امراض ہیں۔ اسی قدر ہندو مسلم اتحاد کے لئے گورنمنٹ انگریزی مضر ہے۔ لیکن اب بتایا جاتا ہے کہ ان سطور کی بجائے تنظیم کی طرف سے حسب ذیل سطور سمجھی جائیں :-

"جس طرح میل اور گرد و غبار یا خون اور نجاست کے دھبے کسی کپڑے کا جزو اصلی نہیں ہو سکتے۔ جس طرح تپ دق طاعون یا دوسری امراض کسی مریض کی صحت جسمانی کا جزو بدن قرار نہیں پا سکتیں جس طرح عطریات کی خوشبو کو بالوں کا جزو بدن نہیں ٹھیرایا جا سکتا جس طرح غلاف کعبہ کو تعمیر کعبہ کا جزو بدن قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ چیزیں بعد کو لاحق ہوئی ہیں۔ بالکل اسی طرح گورنمنٹ انگریزی ہندوستانی قومیت کا جزو اصلی نہیں" ("تنظیم" ۶ ستمبر)

اگر پہلے بیان کو منسوخ کر کے اسکی بجائے یہ پیش کیا جاتا۔ تو اور بات تھی۔ لیکن حیرت یہ ہے۔ کہ تازہ بیان کو پہلے کی تشریح اور توضیح قرار دیا جا رہا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر "تنظیم" کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی کو ہندوستان کی قومیت سے وہی نسبت تھی جو عطریات کی خوشبو کو بالوں سے یا غلاف کعبہ کو تعمیر کعبہ سے، تو یہ یا اسی قسم کی کسی اور نسبت کا اس نے کیوں ذکر نہ کیا۔ اور کیوں اسے سوائے میل اور گرد و غبار۔ خون اور نجاست کے دھبوں اور تپ دق طاعون اور دیگر امراض کے اور کوئی نسبت ہی یاد نہ آئی۔ بات دراصل یہ ہے کہ "تنظیم" کو محض اس لئے اپنا پہلا بیان بدلنا پڑا کہ اسے بالفاظ خود "گورنمنٹ۔ عامۃ المسلمین اور ہمارے رفیقان تنظیم جنمیں سرکاری ملازم خطاب یافتگان اور موالاتی حضرات بھی شامل ہیں" ان کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا۔ ورنہ جو کچھ اس نے پہلے لکھا۔ اس کا مطلب اسے خود بھی اچھی طرح معلوم ہے اور وہ وہی ہے۔ جو ہم نے بیان کیا ؎

ہندوؤں میں بٹہ کی شادی

ہم نے ہندوؤں میں بٹہ کی شادی کا ذکر کرتے ہوئے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا تھا کہ ہندو جس رسم کو اب مضر اور نقصان رسان قرار دیکر اسکے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں اس سے اسلام نے پہلے ہی منع کر رکھا ہے۔ اور یہ ویدک دھرم پر اسلام کی فضیلت کا ایک ثبوت ہے۔ اسپر آریہ اخبار پرکاش (۱۲ ستمبر) بہت ناک بھوں چڑھاتا ہوا لکھتا ہے:-

"ہندوؤں میں بٹے کی شادی کا مذموم عمل کم و بیش جاری ہے اس سے ہمیں انکار نہیں لیکن اس بنا پر ہندو دھرم پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کرنا قادیانیوں کا ہی کام ہو سکتا ہے"

ہاں جناب یہ "قادیانیوں" کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اور ہر عقلمند آدمی اسے بارہا

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک اور نشان

(۱)

نبی خدا تعالیٰ کی زبان ہوتے ہیں۔ ان کا نطق اس کے حکم اور اذن سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود ان کا حامی و مددگار ہوتا ہے۔ وہ ایک چٹان ہوتے ہیں۔ جو ان پر گرتا ہے۔ وہ چکنا چور کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزار ہا نشانات رحمت کے ذریعہ اپنی سچائی کو ثابت فرمایا۔ سعید روحوں نے آپکی رفاقت اختیار کی۔ اور وہ صدق دکھلایا۔ کہ جان تک دینے سے دریغ نہ کیا۔ اشقیاء نے آپ کا مقابلہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ یہ ہونہار پودا پھلے اور پھیلے انہوں نے ہر رنگ میں اس کو اکھاڑنے اور اس نور آسمانی کو بجھانے کی سعی کی۔ مگر کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔ اور اس کے ارادوں کو بدل سکے۔ یہ درخت بڑھا اور اس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ اور کوئی چیز اس کے راستہ میں حائل نہ ہو سکی۔ سب دشمن جو مقابل پر آئے خس و خاشاک کی طرح اڑا دئے گئے۔ ہر بدزبان اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ اور خدا کا کلمہ بلند ہوا۔ کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدترین دشمنوں میں سے ایک شخص سعداللہ نومسلم نامی لدھیانہ کا رہنے والا تھا۔ یہ شخص حضور کے متعلق گندہ زبانی اور دریدہ دہنی میں اپنی مثل آپ تھا۔ صبح و مساء گالیاں دینا اس کا پیشہ تھا۔ ایسوں ہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

بدگفتنم ز نوع عبادت شمردہ اند
در چشم شاں پلید تر از ہر مزورم

وہ چاہتا تھا۔ کہ آپ تباہ ہو جائیں۔ آپ کا سلسلہ نابود ہو جائے۔ اور آپ کی نسل معدوم اور جب اس کی بدزبانیوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا اور اس کی سب و شتم انتہا کو پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے جو اپنے پیاروں کے لئے نہایت غیور ہے۔ اپنے برگزیدہ مسیح کو اس دشمن صداقت کے بارہ میں الہام فرمایا۔ جسے آپ نے شائع کر دیا۔ تاکہ وہ پورا ہو کر معاندین احمدیت کیلئے تازیانہ عبرت اور مومنین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ چنانچہ سعداللہ مذکور کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمایا۔

۱۔ "حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مردار دیکھیگا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر" (اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

۲۔ "یہ الہام اس (سعداللہ لدھیانوی) کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر سوا اگر اس ہندو زادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵۹)

یہ پیشگوئی اس وقت بیان کی گئی تھی جب سعداللہ ایک مضبوط جوان تھا۔ اور اس کے کئی لڑکے ہو سکتے تھے۔ اور پھر اس کا وہ لڑکا بھی جو پیشگوئی کے وقت پندرہ سال کا تھا۔ موجود تھا۔ دونوں سے اولاد کی پوری توقع تھی لیکن پیشگوئی میں نہایت صراحت کیساتھ بتایا گیا تھا۔ کہ سعداللہ کی موت ذلت و حسرت کی موت ہوگی۔ اور اس کی نسل آگے نہیں چلیگی۔ اور اس کو کوئی لڑکا نہ دیا جائیگا۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو ابتر دیکھنا چاہتا تھا لیکن خود ابتر مریگا۔ اس پیشگوئی کے بعد بارہ سال کے لمبے عرصہ تک سعداللہ زندہ رہا۔ اور اس کی بیوی موجود۔ اس نے ہر طرح سے دوا اور دعا سے کوشش کی کہ کسی طرح اس کے ہاں لڑکا ہو۔ اور زندہ رہے۔ تا کہ "اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر" کی پیشگوئی غلط ثابت ہو مگر تقدیر کے نوشتہ کو کون ٹال سکتا ہے؟ اس کے بعض لڑکے ہوئے مگر وہ بچپن میں ہی داغ مفارقت دے گئے۔ کوئی ان میں سے زندہ نہ رہا جس سے اس کے مجروح دل پر اور بھی نمک پاشی ہوئی۔ اور دن بدن اس کی حسرت، ندامت اور قلق و اضطراب میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ جس کا کچھ نمونہ اس کی دعا بعنوان "قاضی الحاجات" کے مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہے ؎

جگر گوشہ ہا دادی اے بے نیاز
ولے چند زاں باگرفتی تو باز
دل من بنعم البدل شاد کن
بلطف از غم و غصہ آزاد کن
جگر پارہائے کہ رفتند پیش
زہجوری شاں دلم ریش ریش

یہ اشعار کیا ہیں۔ ایک جلتے دل کی آہ دکا ہے اور سوختہ قلب خانہ برباد کی فریاد جو درگاہ ایزدی سے بھی اس کی بدزبانیوں کے سبب رد کر دی گئی۔ سعداللہ کا دل اس رنج والم سے جل کر کباب ہو گیا۔ نار اللّٰہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ وہ ناکام و نامراد بصد حسرت وا ندوہ جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مر گیا۔ اور خدا کا کلام روشن طور پر پورا ہوا۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو زندہ خدا کے زندہ معجزات کو دیکھ کر ایمان و یقین میں اور بھی ترقی کرتے ہیں۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں پر دوسرے مخالفین کو مباہلہ کے لئے بلایا ہے۔ وہاں سعداللہ کو بھی دعوت مباہلہ دی۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے نویں نمبر پر **سعداللہ نومسلم مدرس لدھیانہ** لکھا ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۷۰)

ان سب لوگوں کے متعلق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے۔ اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۷)

اور پھر خاص سعداللہ کے بارہ میں دعا فرماتے ہیں ؎

یَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا بِکَرَامَۃٍ
یَا مَنْ یَرَیٰ قَلْبِیْ وَلُبَّ لِحَائِیْ

کہ اے خداوند تو سعداللہ اور میرے درمیان فیصلہ کر کیونکہ تو میرے دل اور اندرونہ کی اصلیت کو جانتا ہے۔

ادھر سعداللہ کا تو یہ دستور ہی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آتے ہی گالیاں شروع کر دیتا۔ اور "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین" اس کا ورد زبان ہوتا تھا۔ وہ آپ کی موت کا خواہاں تھا۔ اور اس کی دریدہ دہنی کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس خار دار جھاڑ ..... کے اکھڑنے کے متمنی تھے۔ چنانچہ فریقین نے اپنے اپنے بالمقابل کیلئے حسب ذیل پیشگوئی شائع کی:۔

سعداللہ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق۔

؎ اخذ یمین و قطع وتین است بہر تو
بے رونقی و سلسلہ ہائے مزوری
اکنوں باصطلاح شما نام ابتلا است
آخر بروز حشر دہایں دار خاسری

شہاب ثاقب
بر مسیح کاذب

ترجمہ:۔ تیرے لئے شاہ رگ کا کاٹنا مقدر ہے۔ سارے مکر و فریب کی بے رونقی ہو جائے گی۔ یہ ابھی تک تیری اصطلاح میں ابتلاء ہے۔ حشر کے روز اور اسی دنیا میں تو ناکام و نامراد ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی سعداللہ کے متعلق۔

مندرجہ بالا پیشگوئی کے علاوہ فرماتے ہیں ؎

اِنِّیْ اَرَاکَ تَمِیْسُ بِالْخُیَلَاءِ
اَنَسِیْتَ یَوْمَ الطَّعْنَۃِ النَّجْلَاءِ
آذَیْتَنِیْ خُبْثًا فَلَسْتُ بِصَادِقٍ
اِنْ لَّمْ تَمُتْ بِالْخِزْیِ یَا ابْنَ بِغَاءِ

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

ترجمہ:۔ میں تجھکو متکبرانہ چال چلتے دیکھتا ہوں۔ کیا تو طعنہ نجلاء (طاعون کے وسیع زخم ملاحظہ ہو۔ حدیث الطاعون وخز الجن) کے دن کو بھول چکا ہے تو نے بدزبانی سے مجھے بہت ایذا پہنچائی پس اگر تو ذلت کی موت نہ مرے تو میں صادق نہیں۔"

زمانہ نے بتلا دیا۔ کہ سعداللہ کی باتیں "کلمات شیطانی" تھیں۔ حضرت مرزا صاحب لمبے عرصہ تک کامیاب زندہ رہکر طبعی موت سے فوت ہوئے۔ اور آپؑ کا سلسلہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ مگر سعداللہ کے متعلق جو لکھا گیا تھا۔ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ لہذا حرف بحرف پورا ہوا۔ وہ نہایت ذلت و خواری کیساتھ حضرت مرزا صاحبؑ کے سامنے "اس مرض سے ہوئی جس کو ..." مر گیا۔

مندرجہ بالا اشعار میں اشارہ کیا گیا تھا۔ یعنی نمونیا پلیگ سے۔

(۳)

سعد اللہ ابتر مر گیا۔ بارہ سال تک زندہ رہنے کے باوجود اس کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا۔ یہ نہایت زبردست نشان تھا جو بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوا۔ لیکن چونکہ پیشگوئی سے پہلے کا لڑکا ابھی تک زندہ تھا۔ اس لئے کچھ لوگوں نے کہا۔ کہ اس سے سعد اللہ کا نام زندہ رکھنے والی نسل ہوگی۔ اور اس طرح اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ غلط ٹھہریگا۔ (نعوذ باللہ) مگر رب السموات والارض کا کلام کون رد کر سکتا تھا؟ سعد اللہ کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ لڑکے کو بھی بے اولاد رہنے والے حصہ کو نہایت تحدی سے پیش فرمایا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے یہی معنے کھولے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے۔ اور اس کے بعد سعد اللہ کی نسل نہیں چلیگی۔ اور اس پر سعد اللہ کی نسل کا خاتمہ ہو جائیگا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۳)

۲۔ "یہ پیشگوئی آئندہ نسل کے لئے تھی یعنی یہ کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلے گی" (تتمہ حقیقۃ الوحی)

۳۔ "یہ کہنا کہ سعد اللہ کے لڑکے کی عبد الرحیم کی لڑکی سے نسبت ہوگئی ہے۔ اور شادی ہو جائیگی۔ اور اولاد بھی ہوگی۔ یہ ایک خیالی پلاؤ ہے۔ اور محض ایک گپ ہے جو ہنسی کے لائق ہے۔ اور اس کا جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے ٹل نہیں سکتے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۳ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

۴۔ "میں نے اس (سعد اللہ) کو بار بار خبر دی تھی کہ الہام اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ میں ابتر سے مراد خدا تعالیٰ کی یہی ہے کہ آئندہ اولاد کا سلسلہ اس پہ بند ہوگا۔ اور اس کا بیٹا بھی ابتر ہی مریگا" تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۴ مطبوعہ ۱۹۰۷ء

۵۔ ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم لکھتے ہیں:۔

"تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا۔ کہ چونکہ اس کی اولاد کا آگے سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ اس لئے یہ پوری ہوگئی ہے۔ اس پر ایک نہایت محتاط اور دور اندیش خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بڑے زور سے کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ہرگز اس بات کو جھوٹا نہیں کریگا۔ اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ء کو چھاپ دیا گیا۔ (نو اقسم) علی اللہ لا ابترکا" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء صـ۱۵)

۶۔ سعد اللہ کی زندگی میں ہی تحریر فرماتے ہیں:۔

"تخمیناً تیرہ برس ہوئے کہ جب مجھے سعد اللہ نو مسلم لدھیانوی کی نسبت الہام ہوا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ دیکھو انوار الاسلام در اشتہار انعامی دو ہزار روپے صـ۱۲ اس وقت ایک بیٹا سعد اللہ کا بعمر سولہ یا پندرہ برس کا موجود تھا۔ بعد اس وحی کے باوجود گذرنے تیرہ برس کے ایک بچہ بھی اس کے گھر میں نہیں ہوا۔ اور پہلا لڑکا اس کا بموجب الہام موصوف کے اس قابل نہیں۔ کہ اس سے نسل جاری ہو سکے۔ پس ابتر کی پیشگوئی کا ثبوت ظاہر ہے۔ اور قطع نسل کی علامات موجود"

پھر لفظ "موجود" پر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اگر سعد اللہ کا پہلا لڑکا نامرد نہیں ہے۔ جو الہام اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ سے پہلے پیدا ہو چکا تھا۔ جس کی عمر تخمیناً تیس برس کی ہے۔ تو کیا وجہ کہ باوجود اس قدر عمر گذرنے اور استطاعت کے اب تک اس کی شادی نہیں ہوئی۔ اور نہ اس کی شادی کا کچھ فکر ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ سعد اللہ پر فرض ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے یا تو اپنے گھر اولاد پیدا کرکے دکھلادے۔ اور یا پہلے لڑکے کی شادی کرکے اور اولاد حاصل کرا کر اس کی مردی ثابت کرے اور یاد رکھے کہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات اس کو ہرگز حاصل نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا کے کلام نے اس کا نام ابتر رکھا ہے۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کا کلام باطل ہو۔ یقیناً وہ ابتر ہی مریگا۔ جیسا کہ آثار نے ظاہر بھی کردیا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ مرتبہ ۱۹۰۶ء)

یہ تمام عبارات اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ یہ پیشگوئی کہ جس طرح سعد اللہ ناکام اور ابتر مرا تھا۔ ویسے ہی اس کا لڑکا (محمود نام) بھی بے اولاد مریگا۔ نہایت صفائی اور وضاحت سے بڑے زور کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور وہ لڑکا سعد اللہ کی موت کے بعد تخمیناً بیس سال زندہ رہا۔ اس کی شادی ہوئی۔ اور بیوی آج تک زندہ موجود ہے۔ لیکن وہ فرمودہ الٰہی کے مطابق قریباً ۴۸ سال عمر پاکر مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۶ء بروز پیر موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ میں بالکل بے اولاد مرگیا۔ چھ ماہ تک تپ اور بواسیر میں مبتلا رہا ان تمام امور کے متعلق چوہدری عبد الغفور خاں صاحب (غیر احمدی) ساکن کوم کلاں کی تحریری شہادت ہمارے پاس موجود ہے۔

یہ پیشگوئی اپنی ذات میں ہی بہت زبردست دلیل ہے۔

لیکن اگر اس کے ساتھ یہ بھی مدنظر رکھا جاوے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں سعد اللہ اور اس کے لڑکے کے مقطوع النسل ہونے کی پیشگوئی فرمائی وہاں پر اپنے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ کلام بیان کیا۔

"ىنرى نسلاً بعيداً" کہ تو بڑی نسل دیکھیگا

اور پھر اپنی اولاد کے متعلق فرماتے ہیں۔ ؎

کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی (درثمین)

تو پیشگوئی کی وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی اولاد بڑھی اور خوب بڑھی۔ مگر سعد اللہ کا نام لیوا تک باقی نہ رہا۔ کیا اس میں سوچنے والوں کے لئے کوئی سبق نہیں؟

اے خشیت الٰہی رکھنے والے لوگو! میں آپ سے اللہ تعالےٰ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ ذرا غور فرماؤ۔ کہ کیا ایسی عظیم الشان اور زبردست پیشگوئی کا ہو بہو پورا ہو جانا مرزا صاحب کی صداقت کو آفتاب نیمروز کی طرح ثابت نہیں کرتا؟ کیا کوئی کاذب ایسی "النباء العظیم" پر قادر ہوا؟ اگر کوئی ایسا مفتری ہو گذرا ہے۔ تو تم کو خدا کی قسم کہ اس کا نام پیش کرو۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبول کرنے میں پس و پیش مت کرو۔

عزیزو! آسمان و زمین اپنی شہادات سے اس برگزیدہ کی صداقت پر مہر کر رہے ہیں۔ اور ایمان لانے کیلئے ہر قسم کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ آپ کب تک انکار کرتے رہینگے۔ موت سر پر ہے۔ جلد توبہ کرو۔ تا نجات پاؤ۔ والسلام

خاکسار:۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

قہری نشان صداقت مسیح الزماں

ادکاڑہ میں ایک نئی مسجد بنی ہوئی ہے۔ جو ابتداً میں شیخ محمد صدیق صاحب مونسپل کمشنر نے پبلک سے چندہ جمع کرا کر تیار کی۔ اور جب تیار ہو چکی۔ تو غیر احمدیوں نے اپنے قبضہ میں لے لی۔ اس مسجد میں ایک غیر احمدی مولوی موضع سبزکوٹ ضلع سیالکوٹ کا رہتا تھا۔ چند روز ہوئے خاکسار نے اسکو تبلیغ کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سخت بدزبانی کرنے اور کہنے لگا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہیں تو مجھ پر جلدی عذاب آجائے۔ چند روز بعد معلوم ہوا کہ طاعون سے فوت ہو گیا۔ بلکہ دو دن بعد ... اس کا بھائی بھی جو اس کی خبر لینے کے لئے گھر سے آیا تھا۔ فوت ہو گیا۔ غیر احمدی علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق زبان کو نہایت احتیاط سے اور سنبھال کر استعمال کرنا چاہیئے۔ خاکسار:۔ غلام سرور چک ۵۵ ۲ ل

مشاہداتِ عرفانی

یا

لنڈنی چٹھی

(نمبر ۳)

ورزشی مقابلے اور تفریحی کھیلیں

لنڈن میں موسم گرما کے ایام خصوصیت سے ساتھ ورزشی کھیلوں اور مقابلوں کے ایام ہوتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی جسمانی قوت اور صحت کو ان کے عروج و زوال کے اسباب اور اصول سے بہت بڑا تعلق ہے بلکہ انسان کی تمام مادی اور روحانی ترقیات کا بہت بڑا مدار اسکی صحت اور قوٰی کی مضبوطی پر ہے۔ اس لئے اسلام نے سب سے اول عمدگی صحت کے اصولوں پر توجہ دلائی ہے۔ تاکہ انسان قبل اسکے کہ وہ باخلاق یا باخدا انسان بن سکے۔ صحیح البدن اور مضبوط قوٰی کا انسان ہو۔ اور جسمانیات اور روحانیات کے قوانین پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ ایک مریض انسان پر بہت سے شرعی فرائض جو اسکی روحانیات کی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ ساقط ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قوموں کی مادی حیات میں اسکی جسمانی نشوونما کا بہت بڑا دخل ہے اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے یورپ میں علی العموم اور یہاں لنڈن میں بالخصوص ان ایام میں خوب مقابلے ہوتے ہیں اور مختلف ممالک سے کھلاڑی آکر مقابلے کرتے ہیں۔ اور نہ صرف حکومت کی طرف سے بلکہ ملک معظم اپنی ذات سے ان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ سال گذشتہ یہاں کے ایک مشہور کرکٹیر مسٹر ہابس نے کرکٹ میں بہت بڑی شہرت حاصل کی۔ ملک معظم نے اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ غالباً ہمارے احباب اس کرکٹیر کے نام سے اب خوب واقف ہو چکے ہیں۔ یہی وہ ہابس ہے جس کی کامیابی پر لنڈن کے اخبار سٹار نے ایک کارٹون چھاپا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام نے اسپر باقاعدہ نوٹس لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور جلال کے خلاف جو حملہ کیا گیا تھا اسے کامیابی کے ساتھ دور کیا۔ ہابس خود ایک شریف الطبع چالیس سال سے متجاوز ہے اس نے اس کارٹون پر خود اظہار افسوس کیا۔ غرض یہ عزت افزائی اور قدردانی کی ایک مثال ہے۔ اس سال آسٹریلیا سے کرکٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ٹیم اپریل سے آئی ہوئی ہے۔ انگلستان نے ان کھلاڑیوں کی عزت افزائی میں کوئی کمی نہیں کی۔ آج کل آخری مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور بڑے زور اور جوش کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور پھر یہ مقابلہ غالباً چار سال تک نہ ہو گا۔ اسوقت تک انگلینڈ کا پلڑ بھاری ہے۔ کل کے کھیل میں دوپہر کے کھانے پر پرنس آف ویلز بھی شریک تھے۔ اور دونو ٹیمیں ان کے ساتھ میز پر کھا رہی تھیں۔ مسٹر ہابس ان کے قریب نہ تھے۔ پرنس آف ویلز اپنی جگہ سے اُٹھے۔ اور مسٹر ہابس کے پاس جا کر اس سے مصافحہ کیا۔ یہ عزت افزائی اور قدردانی ملک اور قوم میں کھیلوں کے لئے ایک جوش اور شوق پیدا کر دیتی ہے۔ لوگوں کے اشتیاق کا یہ حال ہے کہ شام کے چار بجے سے بعض لوگ دروازہ پر جا موجود ہوئے۔ حالانکہ دروازہ دوسرے دن صبح کو کھلنا تھا۔ رات بھر انتظار کرتے رہے اور مزیدار بات یہ ہے۔ کہ ان میں ایک نابینا بھی تھا۔ جو محض آوازوں سے تمام کھیل کا نہایت عمدگی سے مشاہدہ کر رہا تھا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت میں یہ روح بھی پیدا کرنی چاہی ہے۔ اور آپ نے اپنی نگرانی میں ایک باقاعدہ ٹورنامنٹ مقرر کیا ہوا ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی نگرانی میں تو میری مراد یہ ہے۔ کہ اس کمیٹی کا باضابطہ سکرٹری ہمیشہ بحیثیت عہدہ آپ کا پرائیویٹ سکرٹری ہوتا ہے۔ اور حوصلہ افزائی کا یہ عالم ہے کہ حضور باوجود علالت کے بھی تقسیم انعام کے جلسہ میں ضرور تشریف لیجاتے ہیں۔ تاکہ جماعت کی صحت اور قوت جسمانی کے بڑھانے کے لئے اس قسم کی کھیلوں کا شوق پیدا ہو۔

یہ کھیلیں مردوں تک ہی یہاں محدود نہیں۔ عورتیں بھی مختلف مقابلوں میں حصہ لیتی ہیں۔ پچھلے دنوں ٹینس کا ایک مقابلہ تھا۔ اور انگلستان کی ایک لڑکی نے اس مقابلہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ اسکی کھیلوں میں شریک ہوتی رہیں۔ اس کے مقابلہ میں سپین کی ایک لڑکی تھی۔ اس کی حوصلہ افزائی کے لئے شاہ سپین جب انگلستان میں آیا۔ تو اسکی کھیل دیکھنے کو بھی ضرور گیا۔ اب اس انگلستانی لڑکی کو چار ماہ کے لئے بیس ہزار پونڈ کی گرانقدر رقم امریکہ کے ایک شخص نے پیش کی ہے کہ وہ اس فن کا کمال امریکہ میں دکھائے۔ اور اس کے کھیل کی فلم تیار کی جائیگی معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد معاً چار ماہ کے لئے ایک اور درخواست لنڈن کی طرف سے پیش ہوئی۔ جس میں بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ روپیہ پیش کیا گیا۔ مگر اس لڑکی نے پہلے سے معاہدہ کرنا منظور نہیں کیا۔ امریکہ کے سفر سے واپس آکر غور کریگی۔ غرض قدردانی کی انتہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بہت بڑی توجہ ان امور کی طرف دیتے ہیں۔ کوئی کام ان کا بغیر کسی نظام اور باقاعدگی کے نہیں۔

شراب نوشی و عیاشی کی حد ہو گئی

میرے لئے تحریک عمل میں سوسائٹی کی زندگی کے تاریک پہلو پر نظر کرنا نہیں۔ اگرچہ وہ ایک حد تک خارج بھی نہیں۔ شراب نوشی بہت ترقی کر چکی ہے اور کر رہی ہے یہاں تک کہ ہائیڈ پارک میں باقاعدہ ایک پلیٹ فارم ہے۔ جہاں سے شراب کی تائید میں تقریریں کی جاتی ہیں۔ اور ایسے رنگ میں دلائل کو قوی کر کے پیش کیا جاتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ ہفتہ کے روز یہاں کے پبلک ہوس اسقدر پُر ہوتے ہیں کہ وہاں داخل ہونا بھی آسان نہیں۔ میں ایک روز اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے ایک پبلک ہوس میں گھسا۔ میری شکل و صورت۔ میرا لباس ان کے لئے بجائے خود ایک ہنسی اور تفریح کا موجب تھا۔ خصوصاً جبکہ بوتل پری کا اثر ہو۔ ہر طرف سے میرا خیر مقدم گلاس پیش کر کے ہوتا تھا۔ میں تو صرف اس نظارہ کو دیکھنے گیا تھا۔ میں صرف ہنس دیتا اور سر کے اشارہ سے نو تھینک یو کہہ دیتا۔ عورتوں مردوں کا اسقدر ہجوم کہ میں تو چند منٹ سے زیادہ نہ ٹھہر سکا۔ معلوم ہوا کہ ہفتہ کے روز عام طور پر یہاں ہفتہ وار تنخواہ تقسیم ہوتی ہے۔ اور مزدور پارٹی کے لوگ پبلک ہوس میں اس کا بہت بڑا حصہ خرچ کر جاتے ہیں۔ اتوار کے دن ہر قسم کا کاروبار بند ہوتا ہے۔ اور کوئی دکان قانوناً کھلی نہیں رہ سکتی۔ مگر شراب کی دکانیں دوپہر کو کھل جاتی ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور اب تو یہاں تک ترقی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے رسٹارنٹوں میں شراب میں کھانے پکائے جاتے ہیں۔ آج کے ڈیلی میل میں اسکے ایک ایڈیٹر نے پکڈلی سرکس کے تین رسٹارنٹوں کے کھانوں پر تقریظ لکھی ہے۔ انمیں سے ایک فرانسیسی ایک آسپانی اور ایک ہندوستانی ہے۔ فرانسیسی کھانوں کے متعلق وہ کہتا ہے کہ (۱) ایک بطخ کو سرخ شراب میں پکایا گیا (۲) کھانے میں برانڈی بطور سرکہ کے ڈالی جاتی تھی۔ اور ایک اور کھانا پورٹ وائن اور ملائی اور پنیر میں پکایا گیا تھا۔

اگر میں شمار اور اعداد شراب کی فروخت وغیرہ کے متعلق پیش کروں تو حیرانی ہوگی۔ پچھلی چٹھی میں میں نے بتایا تھا کہ کس قدر رقبہ جو کی کاشت کے لئے دیا جاتا ہے۔ تاکہ بیر (جو کی شراب) بنانے کے کام آسکے۔

اخباروں کے رپورٹر کیسی خبریں لاتے ہیں

اخبارات یہاں سب سے ضروری شے ہے۔ اور روزانہ اس قدر اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ کہ ایک شخص انکو لیکر ایک مہینے میں بھی نہیں پڑھ سکتا۔ ان اخبارات میں عجیب عجیب خبریں اور واقعات شائع ہوتے ہیں۔ میں صرف ایک مثال لکھوں گا۔ لنڈن کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار کا نامہ نگار پارلیمنٹ ہوس میں گیا۔ اور وہاں جا کر کھڑکیوں کی تعداد معلوم کرنی چاہی۔ اس کے لئے اس نے کھڑکیاں صاف کرنیوالوں سے پوچھا۔ وہ اسکی تعداد نہ بتا سکے۔ پھر ان کے افسروں کے پاس گیا یہاں تک عملہ تعمیر میں گیا۔ اور ہر طرح سے کوشش کی۔ کہ وہ صحیح تعداد معلوم کر سکے۔ اسپر اس نے ایک نہایت لمبا چوڑا نوٹ لکھا۔ اور اس سلسلہ کو ابھی چھوڑا نہیں دوبارہ اسپر روشنی ڈالی ہے۔ یہ ایک قسم کا تفنن ہے۔ اور اپنی تفتیش کا

نتیجہ شائع کیا ہے۔ کہ سال بھر آٹھ آدمی برابر کھڑکیوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ کھڑکیاں کبھی شمار نہیں کی گئی تھیں۔ اور کسی کو علم نہیں۔ کہ کتنی ہیں۔ ان کھڑکیوں کی صفائی کے لئے بھی ایک باقاعدہ نظام ہے۔ بعض ایسی ہیں۔ جو سال میں صرف ایک مرتبہ صاف ہوتی ہیں۔ ہزاروں ہیں۔ جو ہر سہ ماہی صاف ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہزاروں ہی ہیں جو ماہانہ صاف ہوتی ہیں۔ اور پھر ہزاروں ہیں جو ہر پندرھویں دن صاف ہوتی ہیں۔ کھڑکیاں صاف کرنے والے اس پیشہ کو پیشہ تنہائی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ لنڈن میں اس سے بڑھ کر اور کوئی کام تنہائی کا نہیں۔ اس نے کہا کہ بگ بین (ویسٹ منسٹر کا سب سے بڑا گھنٹہ گھر) کے برج میں بعض کھڑکیاں پانچ سال کے بعد صاف ہوتی ہیں۔ ایک صاف کرنے والے ملازم نے بیان کیا۔ کہ ہم کھڑکیوں کے صاف کرتے وقت ادھر ادھر دیکھ ہی نہیں سکتے ؂

اخبار میں یہ تحقیقات "پارلیمنٹ کا معمہ" کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔ یہاں لوگ قدرتی طور پر اسرار اور مخفیات کے بہت شائق ہیں۔ اور اخبارات سنسنی خیز عنوانوں سے ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اپنے ناظرین کے مذاق کا صحیح اندازہ کر کے (قطع نظر اس کے کہ وہ مذاق صحیح ہے یا غلط) ان کی تفریح بے ضرر کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ قتل اور خودکشی کی خبریں نہایت سرعت کے ساتھ شائع ہوتی ہیں۔ اس طرح چوری اور سینہ زوری کے واقعات۔ اور اگر اور کچھ نہ ہو۔ تو چڑیا گھر کے عجائبات تو کہیں نہیں گئے۔ اخبارات کے مصور کیمرہ گلے میں ڈالے ادھر ادھر دوڑے پھرتے ہیں اور کوئی نہ کوئی دلچسپی کا موقعہ تاڑ کر تصویر لے اڑتے ہیں ؂

تیراک عورت

گذشتہ چٹھی میں میں نے ایک امریکن تیراک لڑکی کا ذکر کیا تھا۔ اس کامیابی کے بعد امریکہ سے بذریعہ لاسلکی پندرہ درخواستیں اس موصوفہ کو پہنچی ہیں۔ کہ فن تیراکی پر لیکچر دینے کے لئے یا سینما کے لئے اس کی تیراکی کی فلم تیار کرنے کے واسطے یا محض اشتہارات میں اس کا نام استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ جس کے لئے بیش قرار رقوم بطور معاوضہ پیش کی جا رہی ہیں۔ امریکہ میں باقاعدہ عورتوں کی تیراکی کا ایک کلب ہے۔ اور وہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی کامیابی نے یہاں انگلستان میں بھی شوق پیدا کر دیا ہے۔ صنف نازک یہاں ہر پہلو میں مردوں کے مقابلہ میں آگے نکل رہی ہے۔ دفتروں، ہوٹلوں ریسٹارنٹوں اور سٹیج پر تو پہلے ہی اس کا قبضہ تھا۔ اب تیراکی میں بھی دن بدن ترقی کر رہی ہیں۔ مردانہ کھیلوں میں بھی نمایاں حصہ لیتی ہیں ؂

لارڈ کچنر کی لاش

یہاں آج کل ایک نہایت سنسنی خیز مقدمہ کی تحقیقات ہونے والی ہے۔ ایک شخص فرینک پاور نامی نے اخبارات میں کچھ عرصہ ہوا۔ اس قسم کی خبریں شائع کیں۔ کہ اس کو لارڈ کچنر کی لاش مل گئی ہے۔ جو ناروے کی سرحد پر ایک جگہ دفن تھی۔ اور میں اسکو انگلستان لا رہا ہوں۔ اخبارات نے نہایت تعجب اور شکوک کے ساتھ ان خبروں کو شائع کیا۔ اور بعض نے عجیب عجیب کہانیاں اس کے متعلق شائع کیں۔ بعض نے ایڈمیرلٹی سے تصدیق چاہی۔ اور اس کے بیانات اس کے خلاف شائع کئے۔ تاہم یہ شوق پبلک میں بڑھتا گیا۔ اور یکایک یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ لاش لنڈن پہنچ گئی ہے سکاٹ لینڈ یارڈ کی سرگرمی پہلے سے زیادہ ہو گئی۔ بیان کیا گیا تھا۔ کہ یہ لاش بذریعہ سمندر نیو کیسل لائی گئی۔ اور وہاں سے سوتھ ایمپٹن اور وہاں سے بذریعہ ریل لنڈن لائی گئی۔ اور وہاں سے ایک گورکن کے ہاں پہنچائی گئی (یہاں گورکن ہمارے ہاں کے سے گورکن نہیں۔ بلکہ یہ باضابطہ کمپنیاں ہیں۔ ان کو یہاں under taker کہتے ہیں۔ ان کے باضابطہ عملے ہوتے ہیں۔ مُردہ کو گھر سے لے جانا اس کے لئے تمام سامان دفن کرنا اور ضرورت کے موافق حسب حالات گاڑیوں موٹروں کا جنازہ کے ساتھ جانے کے لئے انتظام کرنا تمام ان کے سپرد ہوتا ہے۔ اور وہ اس مقصد کے لئے ایک معقول رقم وصول کرتے ہیں۔ میں جس مکان میں رہتا ہوں۔ یہاں ایک ملے راکی مسلمان فوت ہو گیا۔ اس کا جنازہ وغیرہ ایسی ہی ایک کمپنی کی معرفت ٹھہرایا گیا۔ جس پر ۷ پونڈ ادنیٰ درجہ کا خرچ ہوا) چونکہ پولیس اس تمام کارروائی کو شبہ کی نظر سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے باقاعدہ وارنٹ حاصل کر کے اس تابوت پر جس میں لارڈ کچنر کی لاش ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ قبضہ کر لیا۔ اور اس کو ذمہ وار حکام کے مواجہ میں کھولا گیا۔ تو اس میں سے کچھ بھی نہیں نکلا۔ مسٹر فرینک پاور نے اس سلسلہ میں یارڈ میں جا کر دو گھنٹے سے زیادہ گفتگو کی۔ مسٹر پاور کو خیال ہے۔ کہ پولیس میرے خلاف کوئی مقدمہ قائم نہیں کر سکتی ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ یہ وہ تابوت نہیں ہے۔ جو میں لایا تھا۔ اس نے ایک لمبا بیان دیا ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ کیوں تحقیقات کے وقت مجھے حاضر رہنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔

اس تحقیقات کا عجیب چرچا اور اثر ہے۔ اخبارات عجیب و غریب مضامین اس سلسلہ میں شائع کر رہے ہیں۔ لیکن وہ عام طور پر متفق ہیں کہ یہ بیانات غلط ہیں۔ لارڈ کچنر کی لاش کا دعویٰ غلط تھا۔ اور کسی کو آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ ایڈمرلٹی نے اپنی پوری کوشش عین وقت پر کی تھی۔ اور یہ صحیح بیان ہے۔ اتنے بڑے عظیم الشان انسان کی لاش کا پتہ لگانے کے لئے یہ ملک اور قوم ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ چند روز میں اصل حقیقت واضح ہو جائیگی۔ کہ اس سارے منصوبہ کی تہ میں کیا امر تھا۔ ایک بات تو اب بھی روشنی میں آئی ہے کہ جب یہ خبر مشہور ہوئی۔ تو انگلستان کی ایک سینما کمپنی نے اس کی فلم لینی چاہی۔ چنانچہ اس نے ناروے میں اس فلم کو تیار کیا ہے۔ اور اس موقعہ کی فلم ہے۔ جہاں مسٹر پاور نے لاش کا پایا جانا ظاہر کیا ہے۔ ہوم آفس اور سکاٹ لینڈ یارڈ اس تحقیقات میں ازبس مصروف ہے۔ میں اس سارے قصہ کو ایک خبر یا تجربہ کے طور پر نہیں لکھ رہا ہوں۔ بلکہ میں اس کو کسی اور رنگ میں دیکھتا ہوں۔ زندہ قوموں کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ جہاں وہ ملک اور قوم کے خادموں اور خیرخواہوں کی ہر قسم کی یادگاریں قائم کرتے ہیں۔ اور ان کی قربانیوں اور خدمتوں کا اذکار اپنی نسلوں میں جاری رکھتے ہیں۔ وہاں وہ ان کی عزت و احترام کی بھی ہر طرح حفاظت کرتے ہیں۔ ایک فرضی اور نفس الامر میں (اب تک کی تحقیقات سے جو ثابت ہوا ہے) بالکل موہوم اور عدم محض کو لارڈ کچنر کی شخصیت کا احترام حاصل نہیں کرنے دیا گیا۔ اگر یہ تحقیقات نہ ہوتی۔ تو ایک تابوت (جس میں کوئی لاش بھی پائی نہیں گئی) ممکن تھا۔ لارڈ کچنر ہی کا سمجھا جاتا اور ایک غلط فہمی پیدا ہوتی۔ اس کو بچانے کے لئے حکومت نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت قابل عزت ہے۔ میں اگر غلطی نہیں کرتا۔ تو ہندوستان میں اس قسم کی بہت سی حماقتوں کا پتہ اب بھی لگتا ہے۔ کشمیر میں شاہ ہمدان کی قبر متعدد جگہ ملے گی اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیا حقیقت ہے۔ میرے ایک معزز دوست دہلی کی چینی قبر کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ ایک بکری کی قبر ہے۔ میں نے بعض مقامات پر خود ایسی قبروں کو دیکھا ہے جو نہایت شاندار بنائی گئی ہیں۔ اور در اصل وہ ایسے لوگوں کی ہیں۔ جن کی زندگی باعث عار تھی۔ زمانہ گذر جانے پر لوگوں نے کچھ کا کچھ بنا لیا ؂

ہولناک زلزلہ

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ دنیا کا کوئی حصہ ایسا باقی نہیں رہا۔ جہاں زلزلوں کی وجہ سے عالمگیر تباہی کسی نہ کسی رنگ میں نہ آئی ہو۔ ۵ اگست کی صبح کو یہاں کے ۱۲۳ اضلاع میں زلزلہ کا دھکا لگا۔ چونکہ لنڈن میں اس کا صدمہ بہت خفیف تھا۔ اخبارات لنڈن کو earthquake-proof کہہ رہے ہیں۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ یہ بڑا بول کسی وقت آگے نہ آ جائے جب ہندوستان میں ۱۹۰۵ء کا زلزلہ آیا۔ تو جاپان کے ایک پروفیسر نے کہا تھا۔ کہ اب ہندوستان میں ایسا شدید زلزلہ نہ آئے گا۔ مگر واقعات نے اس کی تردید کی۔ اور وحی حق کو صحیح ثابت کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس قسم کے ابتلاؤں

اور عذابوں سے دنیا کو آگاہ کیا ہے۔ اور خصوصیت سے ان جزیروں کے رہنے والوں کو بھی متنبہ کیا ہے۔ مگر اس زلزلہ کے بعد جب یہاں کے مشہور عالم طبقات الارض سر جان فلیٹ سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں اس زلزلہ کو کسی زیادہ مہلک اور خطرناک زلزلہ کا پیش خیمہ نہیں سمجھتا۔ انگلستان کبھی جاپان کی طرح نہیں ہو گا۔ کچھ شک نہیں سر جان فلیٹ کی رائے اپنے علم و فن کے اصولوں پر مبنی ہے۔ مگر غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کا خاصہ ہے۔ اور کوئی پیشگوئی بجز اس کے دئے ہوئے علم کے صحیح نہیں ہو سکتی۔ اخبارات نے اسی دہشت ناک زلزلہ کی خبروں کو نہایت خوف زدہ حالات میں شائع کیا ہے۔ اور جس حصہ میں اس کا اثر شدید تھا وہاں کے باشندوں کی سراسیمگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ مختلف مقامات پر زلزلہ کیساتھ ایسی مہیب آوازیں بھی تھیں جو تیز جھکڑ (صرصر) یا دور سے آنے والی گرج کی آواز سے مشابہ تھیں۔ لوگ گھبرا کر گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور سڑکوں پر چلے گئے۔ بائیس اضلاع میں یہ جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ لندن میں البتہ بہت ہی خفیف تھا۔ بعض مقامات پر اس کا اثر بہت سخت تھا۔ اگرچہ کسی موت کی خبر نہیں آئی۔ اس سال متعدد مقامات پر تباہ کن زلزلے آ چکے ہیں۔ کون جانتا ہے کہ یہ زلزلہ کا دھکا پہلا الارم ہو۔

دنیا کا آئندہ مذہب

کچھ عرصہ ہوا یہاں کے ایک روزانہ اخبار نے "میرا مذہب" پر ایک سلسلہ مضامین کا بہت سا روپیہ خرچ کر کے لکھوایا تھا۔ اس پر انگلستان کے مذہبی طبقہ میں اس قدر جنبش ہوئی تھی کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ڈیلی ایکسپریس کے اس سلسلہ پر جرح قدح ہو رہی تھی۔ گرجوں میں اتوار کے دن صرف یہی سرمن رہگیا تھا۔ اور ہائیڈ پارک کے ربائی پلیٹ فارموں پر خاص لیکچر اور ان کی تردید کے لئے متعین کئے گئے تھے۔ اور ایک عرصہ تک تردید ہوتی رہی لیکن ان مضامین نے انگلستان کی مذہبی حقیقت کا راز طشت از بام کر دیا تھا۔ اب ایک اخبار نے "مستقبل کا مذہب" عنوان قائم کر کے مضامین شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس پر پہلا آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اور یہ مضامین ہفتہ وار شائع ہوں گے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اسی سلسلہ میں ہمارا کوئی مضمون شائع ہو سکے۔

اس پر مفصل ریویو میں لکھ رہا ہوں۔ زیر عنوان "دانشمند مشرق مغرب میں"

طالب دعا

مہجور عرفانی۔ از لندن

طعن خفاش کجا رونق خورشید برد

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے سیرت المہدی پر کئے ہوئے اعتراضوں کے جوابات کا سلسلہ مرقومہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے جو اخبار الفضل میں متعدد اقساط میں شائع ہو رہا ہے۔ میرے مطالعہ میں آیا۔ جس طرح آنکھ کا یہ طبعی فعل ہے کہ وہ مختلف اشیاء کی رویت پر بعض کو صباحت اور ملاحت سے آراستہ اور بعض کو قباحت اور کراہت سے ملوث پاتی ہے۔ اسی طرح دو مختلف مضامین کو پہلو بہ پہلو پاکر دل بھی ان کے تقابل و توازن کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پس جو کیفیت ڈاکٹر صاحب کے اعتراضات اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے جوابات کو مطالعہ کرنے کے بعد میرے دل میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے کتاب مستطاب سیرۃ المہدی تیار فرمائی جس میں آپ نے حجۃ اللہ علی الارض و جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک خصائل اور پاک شمائل و سیرت کے متعلق کافی چھان بین اور غور و پرداخت کے بعد نہایت خفہ روایات درج فرما کر دابستگان دامن نبی الزماں اور عاشقان مہدی دوراں کی آرزوؤں کو پورا کر کے بڑا احسان فرمایا۔ اس عظیم الشان احسان کا اجر آپ کو مولا کریم ہی دے سکتا ہے۔ ہم اس احسان کا کچھ معاوضہ ادا نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ آپ کے حق میں دعا ء خیر کریں۔ شکر اللہ سعیہٗ و ادام اللہ بھجتہٗ و حرس مھجتہٗ۔

ہر ایک شخص جس کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی محبت ہو۔ اس کے لئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی تصنیف لطیف ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ مگر افسوس کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے دل پر اس کتاب نے گہرا زخم کیا۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب مغضوب الغضب ہو کر آتش فشاں پہاڑ کی طرح اس کے خلاف بغض و حسد کا مواد نکالنے لگ گئے۔

ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عیب جوئی کے مقصد کو لے کر انہوں نے کتاب کا بڑی محنت سے مطالعہ کیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے کوئی معقول اور وزنی سقم نہ پا کر مایوسی اور ناکامی سے مزید برافروختہ ہو کر اوچھے ہتھیاروں پر آگئے۔

ڈاکٹر صاحب کی طرز تحریر ان کا انداز بیان اس قدر قابل اعتراض ہے۔ کہ جہاں وہ دابستگان خاندان نبوت کے لئے دل آزار ہے۔ وہیں ڈاکٹر صاحب کی متانت اور وقار کو بے اندازہ صدمہ پہنچانے والی ہے۔ تمسخر اور استہزاء بذات خود معیوب افعال ہیں۔ اس پر غضب یہ کہ انہوں نے ان صفات کی مشق کے لئے چنا تو اپنے آقا زادہ کو اور اس آقا کے خاندان کو جسے وہ کم از کم مسیح موعود علیہ السلام تو اب بھی مانتے ہیں۔ یا ماننے کے مدعی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خدام کے نزدیک حضور کی اولاد شعائر اللہ میں سے ہے۔ اور ان کی ہتک شعائر اللہ کی بے حرمتی ہے۔ جو انشاء اللہ رنگ لائے بغیر نہ رہیگی اگر ڈاکٹر صاحب نے توبہ نہ کی اور اپنے رویہ کو نہ بدلا۔

ڈاکٹر صاحب کے اعتراضوں اور تمسخر آمیز دل آزار مضمون کے مقابل حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرز کیا ہی دلربا اور باوقار اور قابل صد ستائش ہے۔ اور آپ نے تمام اعتراضات کے جوابات ایسے مسکت دئے ہیں۔ کہ کوئی عقلمند انسان آپ کی قابلیت خداداد کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اس طرح جہاں ڈاکٹر صاحب کے تمام اعتراضات کا بوداپن ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے سیرت المہدی کی خوبی اور زیادہ واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب جیسے متجسس شخص کو باوجود تمام محنت شاقہ کے کسی حقیقی اور وزنی عیب کا نہ مل سکنا کتاب کے عیوب سے پاک ہونے پر ایک قوی دلیل ٹھہرتا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ان مضامین سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے ہونہار فرزند کی طرح اپنے مقدس باپ سے نہ صرف سلطان القلمی بلکہ نرم مزاجی کا بھی وافر حصہ پایا ہے۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جیسے نکتہ چین اور بد زبان شخص کے مقابل میں نرم مگر مضبوط جوابات دے کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ سیرت المہدی جیسی پاک کتاب لکھنے کے واقعی اہل آپ ہی تھے۔ اس لئے جماعت احمدیہ آپ کے وجود پر جس قدر فخر کرے بجا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے اور ہمیں آپ سے مزید فیوض حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار:۔ فرزند علی عفا عنہ راولپنڈی

ضروری اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ چندہ کے متعلق تمام منی آرڈر۔ بیمہ جات۔ رجسٹریاں وغیرہ محاسب

الفضل میں حصہ نسواں

مدت مدید سے میری یہ خواہش ہے۔ کہ الفضل میں حصہ نسواں بھی ہو۔ یعنی اس اخبار کے ایک دو صفحے محض مستورات کے لئے مخصوص ہوں جن میں تعلیم یافتہ بہنیں مضامین لکھکر دوسری بہنوں کو مستفید کیا کریں۔ اپنا زنانہ اخبار نہ ہونے سے اور دوسرے مردانہ اخبارات کی بے قاعدگی کو دیکھکر اور جماعت میں ایک زنانہ اخبار کی ضرورت کو محسوس کرکے میں چاہتی تھی۔ کہ الفضل میں ایک حصہ عورتوں کے لئے مخصوص کیا جائے۔ کیونکہ آج الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جو جماعت میں خاص عزت و شہرت رکھتا ہے اور باقاعدہ طور سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی طرف سے ایسا کھٹکا نہیں۔ جو دوسرے اخباروں کے متعلق بند ہو جانے کا ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ میں اس خواہش کو محض اس لئے ظاہر نہ کر سکی کہ شائد الفضل کے ایڈیٹر صاحب اس طرف توجہ کریں یا نہ کریں۔ میں نے اس کے متعلق لاہور میں انجمن احمدیہ کی زنانہ سکرٹری سے بھی مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ صرف ہمارے تمہارے کہنے سے غالباً ایڈیٹر الفضل اور اس کے جملہ اراکین اس تبدیلی کو الفضل کے لئے پسند نہ کرینگے۔ لہٰذا یہ تجویز ٹھہری کہ اس تجویز کو انجمن کے ماہواری جلسہ میں پیش کیا جائے۔ اور یہاں سے تمام ممبروں کیطرف سے ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں درخواست کیجائے کہ الفضل میں ایک یا دو صفحے محض عورتوں کیواسطے مخصوص کئے جائیں۔ اسی طرح شائد وہ اسطرف کچھ توجہ کریں۔ مگر افسوس ہے کہ مجھے اس تجویز کے پیش کرنے کا موقع نہ ملا۔ لہٰذا یہ تجویز معرض التوا میں جا پڑی۔ اب جبکہ ۲۰ جولائی کے الفضل میں ایک زنانہ مضمون پر مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل کا نوٹ دیکھا۔ جو انہوں نے کسی زنانہ اخبار کے اجراء تک الفضل کو اس کام کیلئے پیش کرنے کے متعلق لکھا۔ تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور مجھے بھی اپنی پرانی خواہش ظاہر کرنے کی جرأت ہوئی۔ بلٰذا میں آج اڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں اس تجویز کو ظاہر کرنے کی جرأت کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ آپ خواہ کسی زنانے اخبار کے اجراء تک الفضل کو اس خدمت کیلئے پیش کریں یا نہ۔ میری ناقص رائے میں الفضل میں ہمیشہ کیلئے مستورات کیواسطے ایک یا دو جتنی گنجائش ہو صفحے مخصوص کر دیں۔ خواہ کتنے ہی زنانہ اخبار جاری ہوں۔ مگر الفضل کے مقرر کردہ قاعدہ میں ہرگز فرق نہ آئے۔ اول تو امید ہی کب ہے کہ ہمارے کہنے پر کوئی بہن کسی زنانے اخبار کو جاری کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ ہماری عورتوں میں ابھی تک ایسا تبلیغی جذبہ پیدا نہیں ہوا جسکی وجہ سے ہم امید کر سکیں کہ ہماری عورتیں ایک الگ اخبار کا اجراء کر سکتی ہیں حالانکہ تبلیغ کا میدان ہمارے سامنے موجود ہے اور ہماری ہمسایہ قوموں کے مرد عورتیں اس کثرت کیساتھ اور ایسے جوش سے اس میدان میں اترے ہیں جس کیلئے بڑے بھاری مقابلہ کی ضرورت ہے۔ پس یہ کام کسی عارضی خدمت سے پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس کیلئے ایک مستقل اخبار کی ضرورت ہے جس کیلئے ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ وہ الفضل میں اگر ایک حصہ عورتوں کیلئے وقف کر دیں۔ تو بہت بہتر ہو۔ اگر جناب ایڈیٹر صاحب اس تجویز کو پسند فرمالیں تو ہم عورتوں پر احسان کے علاوہ خود الفضل کی توسیع اشاعت کا بھی باعث ہوگا کیونکہ الفضل اخبار اگرچہ مردانہ ہے مگر پھر بھی کثیر حصہ عورتوں کا اس اخبار کو شوق سے پڑھتا ہے۔ لیکن اگر اسمیں عورتوں کیلئے بھی ایک حصہ وقف ہو جائے تو مستورات کی توجہ زیادہ ادھر ہو جائیگی اور چونکہ زنانہ اخبار کوئی نہیں۔ لہٰذا عورتوں میں بھی اس پرچے کی مانگ ہوگی۔ اور اس طرح جو گھر احمدیوں کا اس اخبار سے خالی ہوگا وہ یا تو مردوں کے اور یا عورتوں کے ذریعہ اخبار منگانے لگ جائیگا۔ لہٰذا میں الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے بھی بطور رائے جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سے کہتی ہوں۔ کہ الفضل میں یا ضرور ایک حصہ عورتوں کیلئے رکھا جائے۔ اور اگر گنجائش نہ ہو۔ تو ایک دو صفحے بڑھا کر چندہ کچھ زیادہ کر دیا جائے۔ لیکن چندہ بڑھانے سے شائد بعض کمزور طبائع برداشت نہ کر سکیں۔ اور اس طرح غالباً اخبار کو کوئی خسارہ اٹھانا پڑے لہٰذا فی الحال جناب اڈیٹر صاحب اخبار کے موجودہ صفحات میں سے یا اگر گنجائش نہ ہو تو ایک دو صفحے بڑھا کر خواتین کیواسطے مخصوص کر دیں۔ اور پھر چند ماہ کے بعد جب عورتوں کو اس حصہ کے متعلق دلچسپی پیدا ہو جائیگی تو پھر چندہ بڑھانے میں بھی کوئی دقت نہ پیش آئیگی۔ لہٰذا اس طرح اخبار کو کوئی نقصان نہیں اٹھانا پڑیگا۔ میں نے اپنی سمجھ اور علم کے مطابق اس تجویز کو الفضل میں پیش کر دیا ہے۔ اور اس کے متعلق آسانی راہیں بھی بتا دی ہیں۔ اور اس کے فوائد بھی بتا دیئے ہیں۔ اب گذارش ہے کہ جس بہن بھائی کو اس تجویز پر کوئی اعتراض ہو وہ مہربانی فرما کر الفضل کے ذریعہ شائع کریں۔ امید ہے جناب ایڈیٹر صاحب الفضل بھی اپنی رائے کا اظہار فرما دینگے۔ والسلام

راقمہ س۔خ۔ن

(ایڈیٹر) احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کرنا ایک اہم اور مقدس کام ہے۔ اور الفضل اس میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نوآموز خاتون کا چھوٹا موٹا مضمون پہنچتا ہے۔ تو اسے بھی حوصلہ افزائی کیلئے شائع کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ ان حالات میں مجھے تو ہر پرچہ کا ایک صفحہ خواتین سلسلہ کیلئے مخصوص کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ البتہ خواتین خود یہ

اشتہارات ــــــــ اللہ شافی

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

(⁂)

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت

کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا

اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئیندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی

پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا

ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ

جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے

مطلع فرمائیں :

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ کلدار بلا محصول وغیرہ

خواہشمند اس کو طلب فرماتے وقت جب تک کہ چار آنہ (۴؍) کے ٹکٹ لفافے میں بند کرکے روانہ نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ان کی فرمائش کی تعمیل نہیں کی جائے گی

المشتہر

مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالیجناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپان حیدر آباد دکن

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج۔ کوئی اشتہار دینے والا اس کے مقابلہ میں اس قسم کی سندپیش کرے

(تریاق چشم رجسٹرڈ)

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ایس۔ اے۔ فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس کا سارٹیفکیٹ (ترجمہ)

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ تریاق چشم کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم پانی بہنا اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔ دستخط :

ایس۔ ایم۔ اے فاروقی کیپٹن ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس اوپتھک سپشلسٹ (خاص ماہر امراض چشم"

نوٹ:۔ قیمت "تریاق چشم" (رجسٹرڈ) پانچ روپے فی تولہ۔ اور محصولڈاک علاوہ موازی آٹھ آنہ بذمہ خریدار

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

آنے والی تعطیلات دسہرہ کے لئے تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۹ لغایت ۱۶ اکتوبر (بشمول ہر دو تاریخہائے مذکورہ) سو میل سے زیادہ سفر کے لئے بشرح ذیل ایسے واپسی ٹکٹ فروخت کئے جائیں گے۔ جو ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔

اول و دوم درجہ — ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک ثلث۔

درمیانہ درجہ — ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف سوائے کالکا شملہ سیکشن کے کہ اس میں ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک ثلث چارج کیا جائے گا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۶ء

ڈی۔ ایچ۔ بولتھ
برائے ایجنٹ

ایڈیٹر اخبار مدینہ اخبار بجنور کی زبردست تصدیق

خاص ولایتی فوٹو ہینڈ کمرہ

تصویر کھینچنے کا یہ کمرہ حال ہی میں ولایت سے تیار ہو کر آیا ہے۔ اور تصویریں کھینچنے میں بہت کامیاب ثابت ہوا ہے مینیجر فوٹو ہینڈ کمرہ نے ہمارے سامنے اس کمرہ سے متعدد تصویریں کھینچکر ہم کو دکھائیں۔ تصاویر عمدہ اور صاف تھیں اور بہت آسانی سے کھینچی گئی تھیں کمرہ کی ذاتی خوبیوں کے مقابلہ میں قیمت مع محصولڈاک ۱۲؍ بہت کم ہے

مینیجر صدیقی برادرس ۲ بجنور یو۔ پی

جلد فائدہ اٹھاؤ

حمائل شریف (بطرز بیزنا القرآن) حجم ۳×۴ انچ بلا جلد کاغذ زرد قیمت عہ کاغذ سفید ۱۲؍ مجلد پارچہ ۲؍ مع سنہری نام مجلد چرمی سنہری نام سنہری کام کاغذ زرد سے سفید ولایتی چمڑا حسب پسند ۱۲؍ سے تک

احمدیہ نوٹ بک جیبی سائز ڈھائی ہزار دلائل وحوالہ جات کا مجموعہ ۵۰۰ صفحہ بلا جلد ۱۲؍ مجلد عہ

الذکر۔ نماز با ترجمہ خوشخط ۲؍ **گر نتھ میں نور اسلام** باوا نانک صاحب کے اسلام کا ثبوت (تمام دلائل کا مجموعہ) ۵؍

ملنے کا پتہ: **محمد اسمٰعیل محمد عبداللہ تاجران کتب جلد ساز قادیان**

ممالک غیر کی خبریں

——— جنیوا۔ جمعیتہ الاقوام کی کونسل نے یہ تحریک منظور کر لی ہے کہ جس وقت جرمنی جمعیتہ الاقوام میں داخل ہوا اسی وقت اس کو کونسل کی مستقل رکنیت دیدی جائیگی۔ چنانچہ موجودہ ہفتہ کے اندر اندر جرمنی جمعیتہ الاقوام میں داخل ہو جائیگا۔

——— میڈرڈ۔ حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ گزشتہ ایام میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان کے پیش نظر شدید کارروائی کرنا لازمی ہے۔ اس لئے اس نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ہسپانیہ کے طول و عرض میں فوجی قانون کا اعلان کر دیں۔ اور مناسب تدابیر اختیار کریں۔ شاہ الفانسو حکومت کے مشورے پر سان سبا سٹیشن سے فوراً میڈرڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور انہوں نے جرنیل پریمو ڈی ریویرا کو شرف باریابی بخشا ہے۔ جرنیل نے حکومت پر اعتماد کا از سر نو اعلان کر دیا ہے۔ اور بلدیات شہری اور فوجی حکومت کیساتھ ملحق ہو گئے ہیں۔ توپخانے کی محفوظ فوج اور توپخانے کے ماسوا دیگر فوجی حکام میں مکمل انضباط موجود ہے۔ سگوویا میں حالات اعتدال پذیر ہو گئے ہیں۔

——— ٹوکیو ۵ ستمبر۔ ہاماستو کے پاس طوفان باد کے باعث مسافروں کی ایک گاڑی الٹ گئی۔ پچاس نفوس ہلاک و مجروح ہوئے۔ اس طوفان سے اور بھی سخت نقصان ہوا۔ پچاس ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔ ٹویوہاشی کے ایک سکول کی چھت گر گئی۔ ۱۲۰ بچے ہلاک اور ۴۰ خوفناک طور پر مجروح ہوئے۔ اچی میں ایک سکول اور ایک گرجا تباہ ہو گیا۔ تین سو نفوس نیچے دب گئے۔ اور ۶۰ بچے مجروح ہوئے۔ سیتاما میں سو مکانات تباہ ہو گئے۔ اور ۷۶ نفوس ہلاک و مجروح ہوئے۔ ٹوچیگی میں چالیس عمارتوں کو جنمیں پولیس کا تھانہ بھی شامل ہے سخت نقصان پہنچا ہے۔ سمندر میں چھوٹی چھوٹی چند کشتیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

——— حجاز کا ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ اعلان کرتا ہے۔ کہ حال ہی میں چار مدارس مکہ معظمہ میں کھولے گئے ہیں۔

——— امیر فیصل نے یورپ جاتے وقت اپنے بھائی شریف علی کو اس شرط کیساتھ عراق میں اپنی جگہ پر حاکم مقرر کیا ہے۔ کہ وہ کوئی جدید معاہدات نہ کریں۔ اور موجودہ نظام حکومت میں کسی قسم کا تغیر نہ کریں۔

——— رگبی ۷ ستمبر۔ وزارت عمال کا اعلان ہے کہ ۳۰ اگست کو برطانیہ عظمٰی کے بیکاروں کی تعداد ۱۵۴۹۸۰۰ تک بلند ہوئی ہے۔ اس مقدار میں وہ تعداد شامل نہیں ہے جس نے کوئلہ کے نزاع کے سلسلہ میں کام بند کیا ہے۔

——— حال ہی میں شہر بالکیسر (ٹرکی) میں دو فرانسیسی جاسوس احمد اور رضا دری گرفتار ہوئے ہیں۔ یہ دو نو ٹیونس کے رہنے والے ہیں۔ اور غازی پاشا کو مارنے کے لئے آئے تھے ان کے کاغذات میں سے بعض خطوط بھی ملے ہیں۔

——— لنڈن ۷ ستمبر۔ انگلستان میں بودھوں کا پہلا مشن (مٹھ) لنڈن میں اناگرک دھرمپال نے قائم کیا ہے۔ آپ نے ایک نمائندہ اخبار سے دوران ملاقات میں کہا کہ میں انگلستان میں اہل برطانیہ پر بودھ دھرم کے حقائق کا انکشاف کرنے آیا ہوں۔

——— لنڈن ۶ ستمبر۔ شہر برلن میں سنیما کی ایک عمارت میں آگ لگ جانے سے تیس اشخاص مر گئے۔ عمارت لکڑی کی بنی ہوئی تھی۔ ایک فلم میں آگ لگ گئی۔ اور شعلے سرعت کیساتھ پھیل گئے لوگ یکدم باہر نکل گئے جس سے بہت سے لوگ دب گئے بہت سے زخمی رہ گئے اس مقام پر فقط ۸۰۰ افراد کی آبادی ہے۔

——— بغداد ۲۰ اگست۔ بغداد کے اخبار الاعلان العربی کا بیان ہے کہ گذشتہ ستمبر سے لیکر اب تک فرانسیسیوں نے مجاہدین دروز اور قوم پرست مسلمانوں کی بھرتی کی ہوئی فوج میں سے ۱۱۸۰۰ آدمی اور ۳۵۹۰ غیر مصافی شہری قتل کئے۔ قوم پرستوں کے ۶۰۳۱۵۰۰ پونڈ خرچ ہوئے۔

——— طہران ۱۴ اگست شاہزادہ قاچار ابوالفتح مرزا سالار الدولہ کے متعلق جو مظفر الدین شاہ قاچار کا چھوٹا بیٹا اور معزول شدہ سلطان احمد شاہ کا چچا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ایرانی کردستان میں داخل ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں وہ اپنے حامیوں کی جماعت اکٹھی کر رہا ہے۔ اور مقامی قبائل کو جمع کرکے صنائم بیج پر حملہ کریگا۔

——— جنیوا ۵ ستمبر۔ مہاراجہ کپورتھلہ معہ حشم و خدم تشریف لے آئے ہیں۔ اور آج شام کو سر آسٹن چیمبرلین سے بات چیت کریں گے۔

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ ۷ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یکم ستمبر کی شام کو پولیس کی ایک جماعت تھانہ سوہاوہ ضلع جہلم سے موضع دھاریال موہرہ میں اس غرض سے پہونچی کہ مولوی شاہ نواز ساکن ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے جس کی حرکات سے گرد و نواح کے لوگوں میں بہت حد تک نفرت و عناد کے جذبات پیدا ہو چکے تھے۔ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک نوٹس کی تعمیل کرائے۔ جب پولیس کی یہ مختصر جماعت گاؤں میں پہنچی تو لوگوں کے ایک بہت بڑے گروہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس پر پتھر برسائے پولیس کو کچھ فاصلہ پیچھے ہٹنے کے بعد ذاتی حفاظت کیلئے گولی چلانی پڑی جس سے ایک ہلاک اور دو خفیف سے زخمی ہوئے۔

——— ڈھاکہ میں جنم اشٹمی کے جلوس ان راستوں سے نکالے جانے والے ہیں جن پر متعدد مساجد واقع ہیں۔ چند روز سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان راستہ اور باجہ کے متعلق جھگڑا ہو رہا تھا۔ مگر ہندو کہتے ہیں کہ ہم قدیم رسم کے مطابق جلوس نکالیں گے۔ اور تمام راستہ میں باجہ بجایا جائیگا۔ اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نے فیصلہ کیا۔ کہ جلوسوں سے مقاطعہ کیا جائے۔ مسلمان مزدوران جلوسوں کیساتھ نہ جائیں۔ اور کوئی مسلمان تاجر جلوس کیلئے کوئی چیز نہ دے۔

——— رنگون۔ موضع پہلینگ جو دریائے کوڈین چونگ پر واقع ہے۔ اور مالیک (قسمت پیگینگ) کے جانب جنوب پانچ میل پہنچا ہے۔ یکم ستمبر کی رات کو بہ گیا۔ کیونکہ موسلا دھار بارش کیوجہ سے دریا میں زبردست طغیانی رونما ہوئی تھی۔ تمام مکانات جن کی تعداد ۲۱ تھی۔ غائب ہو گئے۔ اور ۹۰ میں سے ۷۶ باشندوں کا کوئی حال معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قریب کے دو مواضع ہمن اور کارڈ کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ موضع کلیوا میں بھی پانی بھر گیا ہے جس کی وجہ سے مکانات کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

——— چاٹگام ۷ ستمبر۔ نوپرہ اسکول میں جو بم برآمد ہوئے اس کے سلسلہ میں گیارہ اشخاص بشمول ہیڈ ماسٹر گرفتار کئے گئے ہیں۔ مستغیث کا بیان ہے کہ ملزم انقلابی جماعت کے ممبر تھے۔ اور اسکول میں خفیہ جلسے کیا کرتے تھے۔

——— دہلی ۹ ستمبر۔ دہلی کے مسلمان تاجروں کے ایک جلسہ میں پنجاب نیشنل بنک کے مقاطعہ کے مسئلہ پر بڑی پرجوش مباحثہ ہوا۔ کہ بنک کے ایک چپڑاسی اور ایک مسلم تاجر کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا۔ مگر قرار پایا کہ تاجروں کی شکایات کے متعلق تحقیقات کرنے کی غرض سے ایک مجلس ماتحت مقرر کیجائے جو رپورٹ کرے کہ بنک کے خلاف کیا کارروائی کرنی ضروری ہے۔

——— لاہور ۶ ستمبر۔ مسٹر ہیڈن جو لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کارخانہ میں فورمین ہیں۔ معہ چھ دیگر ملازمین ریلوے کے مسٹر محمد یوسف مجسٹریٹ کی عدالت میں کارخانہ میں ایک گاڑی سے ۴۲ من کے قریب تانبا گذشتہ ماہ میں چرانے کے الزام میں پیش کئے گئے ہیں۔

——— دہلی میں ہیضہ کے شروع ہونے کی تشویشناک اطلاعات وصول ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بارہ ہندو راؤ کے قریب نارتک پورہ و نئی بستی میں خاص طور پر یہ وبا پھیل رہی ہے۔ جہاں متعدد اشخاص اس کے شکار ہو چکے ہیں ؎

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)